(۷۸۶)

اختلافات کثیر فی المرویات اہل تطہیر

منجملہ اُن وسائل کے جو ہر ملت کے محققین و متکلمین مذاہب فریق مخالف کی تردید میں استعمال کرتے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اس فریق کی کتب معتبرہ میں سے مختلف معتقدات و مسائل پر متعدد اختلافات دکھلا دیتے ہیں۔ مثلاً بائبل کے اختلافات پر بعض متکلمین نے اپنے مؤلفات میں کم و بیش ذکر کیا ہے۔ اور یوں نصاریٰ پر اتمام حجت فرمادی ہے۔ شیعوں کے متعلق اب تک اس ہیچمدان نے جو کچھ لکھا اور بعض اوقات انکے کئی اہم مسائل پر بھی جس طرح قلم فرسائی کی ہے با خبر احباب سے مخفی نہیں ہے۔ لیکن خاص اس موضوع پر خاکسار نے نہ کسی بزرگ فاضل کی کوئی مستقل تحریر دیکھی نہ خود ہی پیشتر توجہ کی تھی۔ آج اس پہلو پر بھی کچھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے اور وہ بھی صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ہے۔ معزز ناظرین اس کو مشتے نمونہ خروار اور بطور اندکے از بسیار تصور فرمائیں۔ اگر خدا نے توفیق دی تو اسی طرح بہت سے اختلافات دکھلائے جائینگے۔ ورنہ کوئی اور صاحب ماہر کتب شیعہ اس کمی کی تلافی کر دین گے۔

خاکسار خادم حسین

(۱) تعمیم اُمّت

والاُمّۃ الخلق کلّھم و اُمّۃ کل نبی اتباعہ و من لم یتبع دینہ وان کان فی زمانہ فلیس من اُمّتہ

مجمع البحرین زیر لفظ امم ص ۵۰۴ مطبوعہ ایران

ترجمہ۔ اُمت سے مراد تمام مخلوق ہے اور کسی نبی کی اُمت اس کے تابعدار ہوتے ہیں اور جو شخص اُسکی اتباع نہ کرے اگرچہ اسکے زمانہ میں ہی ہو لیکن اسکی اُمت سے نہیں ہو سکتا +

(۱) تخصیص اُمّت

ابن ماہیار و ابن شہر آشوب از حضرت باقر علیہ السلام روایت کردہ اند کہ مراد از امت آل محمد اند۔ حیات القلوب جلد ۳ صفحہ ۱۶۳

ترجمہ۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امت سے مراد آل محمد ہیں +

مخفی نماند کہ اسم امت محمدؐ امت مرحومہ است

...... و آں اسم مخصوص شیعہ امامیہ است

قال ابو جعفر ان لرسول اللہ الشفاعۃ فی امتہ ولنا الشفاعۃ فی شیعتنا۔ تفسیر قمی سورہ السباء زیر آیۂ ولا تنفع الشفاعۃ عندہٗ الا لمن اذن لہٗ۔

(ترجمہ) امام محمدباقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو شفاعت کرینگے اپنی امت کی۔ اور ہم شفاعت کرینگے اپنے شیعوں کی +

(۲) اخیار امت اصحاب اوّلین رسول صلعم ہیں

بیان ایں آنکہ بغایت غالب در فضیلت شدند بیش جنگاں ایں اصحاب رسول کہ در سورہ توبہ مذکور اند پس ماندگان اصحاب را۔ صافی شرح اصول کافی۔ کتاب الایمان والکفر باب السبق الی الایمان۔ در شرح حدیث تفاضل بذلک اوائل ہذہ الامۃ واخرہا صـ۹۷ +

(۳) شفیق اور رحیم رسول صلعم آخر وقت میں اپنی امت کی بخشش خدا سے مانگتے گئے۔

پس حضرتؐ از منبر بزیر آمد وداخل خانہ ام سلمہ شد ومے گفت کہ پروردگارا تو سلامت دار امت محمدؐ را از آتش جہنم وبر ایشان

از جملہ مدعیانِ اسلام وایمان بہ محمدؐ۔ صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ باب ۷ حدیث ۱ صـ۱۸۳ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ نولکشور +

(ترجمہ) مخفی نہ رہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام امت مرحومہ ہے۔ اور یہ نام تمام اہل اسلام میں سے شیعہ اثناعشریہ کیلئے مخصوص ہے +

(۲) امت آئمہ اہلبیت علیہم السلام ہیں

ابن شہر آشوب از حضرت باقر روایت کردہ است کہ خیر امۃ مراد اہلبیت رسول اند حیات القلوب جلد ۳ صـ۱۶۲ در تفسیر آیت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس +

(۳) آنحضرت صلعم اپنی امت پر ناراض گئے

ولقد قال امیر المومنین علیہ السلام لقنبر یا قنبر ابشر واستبشر فواللہ لقد مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو علی امتہ ساخط الا الشیعۃ فروع کافی کتاب الروضۃ باب روح الشیعۃ صـ۱۰۱ یعنے جناب علی علیہ السلام نے اپنے غلام قنبر کو

حساب روز جزا را آسان گردان پس ام سلمہ گفت یا رسول اللہ چرا ترا اغگین مے یا بم ورنگ مبارک ترا متغیر مے بینم۔ حضرت فرمود کہ جبرئیل دریں ساعت خبر مرگ من رسانید پس سلام بر تو باد در دنیا کہ بعد ازیں روز ہرگز صدائے محمد را نخواہی شنید۔

حیات القلوب جلد ۲ باب ۶۴ صہ ۶۵۸

(۴۷) مدح خاص و عام اصحاب رسولؐ

امام زین العابدین علیہ السلام ان پر صلوٰت بھیجتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اللھم و اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ الی آخرہ۔ صحیفہ کاملہ باب الصلوٰۃ علی اتباع الرسول و مصدقیھم۔ مطبوعہ یوسفی دھلی۔ صہ ۲۰ و صہ ۲۱

تعریف صحابی۔ والصحابی علی ما ھو المختار عند جمھور اھل الحدیث کل مسلم رائی رسول اللہ قیل روی عنہ وقیل او راہ الرسولؐ

مجمع البحرین زیر لفظ صحب صہ ۱۱۸

ابن بابویہ بسند معتبر از ابی امامہ روایت کردہ کہ حضرت رسولؐ فرمود کہ خوشا حال کسیکہ مرا بہ بیند و ایمان آورد بمن پس ہفت مرتبہ گفت۔ حیات القلوب جلد ۲ باب ۵۷ صہ ۵۸۸

بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔ خدا کی قسم کہ رسول اللہ صلعم فوت ہوئے اس حال میں کہ اپنی امت پر ناراض تھے۔ سوائے شیعہ کے

(۴۸) مذمت صحابہؓ

عبدالرحیم عن ابی جعفر علیہ السلام قال یا عبدالرحیم۔ ان الناس عادو بعد ما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اھل جاھلیۃ۔

فروع کافی کتاب الروضۃ صہ ۱۳۹

(ترجمہ) عبدالرحیم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے اے عبدالرحیم۔ تحقیق سب لوگ پھر برگشتہ ہو گئے بعد اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے وفات پائی۔ جیسے کہ وہ زمانہ کفر میں تھے

عن ابی جعفر علیہ السلام۔ قال کان الناس اھل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الا ثلثۃ

فروع کافی کتاب الروضۃ صہ ۱۱۵

(ترجمہ) امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ بعد وفات رسول صلعم کے سب لوگ مرتد ہو گئے۔ سوائے تین کس کے

(۵) بعد وفات آنحضرت صلعم کون لوگ مرتد ہوگئے؟

اصحاب رسول صلعم (نعوذ باللہ من ذالک)

آیۃ یاایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہٖ الخ کے مخاطب وہ اصحاب رسول صلعم ہیں جنھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کر لیا اور دین خدا سے مرتد ہوگئے۔ تفسیر صافی بحوالہ تفسیر قمی سورہ مائدہ زیر آیۃ مذکورہ۔

آیۃ الذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ۔ نزلت فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ الذین ارتدوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ وغصبوا اہلبیتہ حقھم وصدوا عن امیر المومنین رضؓ وعن ولایۃ الائمۃ

تفسیر قمی مطبوعہ ایران ص ۳۳۲ ÷

(۵) اصحاب رسول صلعم نہ تھے بلکہ اور لوگ تھے۔

ایک بڑے محقق اثنا عشری فرماتے ہیں۔ کہ مرتدین سے مراد دو قسم کے لوگ ہیں پہلے وہ جو دین سے مرتد ہوگئے۔ اور وہ بھی دو گروہ تھے پہلے اصحاب مسیلمہ کذاب اور دوسرے وہ جو کہ اسلام سے مرتد ہو گئے۔ اور جیسے کہ زمانہ جاہلیت میں تھے ویسے ہی ہوگئے۔ اور صحابہؓ نے ان کے قتل اور اسیر کرنے پر اتفاق کیا۔ مثلاً بنی حنیف اسی قبیلہ میں سے محمد علی علیہما السلام پیدا ہوئے اور دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو ایمان سے تو مرتد نہ ہوئے لیکن فرضی زکوٰۃ کی ادائگی سے منکر ہوگئے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ آیۃ خذ من اموالھم یعنے ان کے مالوں سے زکوٰۃ لو۔ وہ آنحضرت صلعم کے زمانہ تک ہی مخصوص تھی۔ مجمع البحرین زیر لفظ ردد مطبوعہ ایران ص ۱۹۸ ÷

(۶) مہاجرین مکہ وانصار مدینہ رضی اللہ عنہم پکّے اور سچے مومن تھے۔

قرآن۔ والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا

(۶) مہاجرین وانصار میں سے کئی کافر و مرتد بلکہ کافر وں سے بھی بدتر تھے

مدحہا وفضیلت ہا کہ در آیات واحادیث برائے صحابہ ومہاجران وانصار وارد شدہ

ونصروا اولئك هم المومنون حقا۔

پارہ ۱۰۔ رکوع ۴۔

(ترجمہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی۔ اور جنھوں نے جگہ دی اور نصرت کی۔ برحق مومن وہی ہیں۔ مقبول ترجمہ

تفسیر۔ ان کو برحق مومن اس واسطے فرمایا گیا ہے کہ انھوں نے دین کی خاطر ہجرت کر کے اور امداد دیکر اور اپنے اہل و مال اور جان سے جدا ہو جانے سے اپنی صداقت ایمانی کو ثابت کر کے دکھا دیا۔ اصل عبارت عربی۔ لانهم حققوا ايمانهم بالهجرة والنصرة والانسلاخ من الاهل والمال والنفس لاجل الدين۔ تفسیر صافی آخر سورہ انفال ؞

است برائے آنہا است کہ از دین بدر نہ رفتہ اند و منافق نہ بودہ اند و متابعت غیر خلیفہ حق امیر المومنین نہ کردہ اند و آنہا کہ کافر و مرتد شدند و مخالفت امیر المومنین نمودند و دشمنان اورا یاری کردند۔ از ہمہ کفار بدتر اند۔

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹

قرآن۔ الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله اضل اعمالهم (جو لوگ کافر ہو گئے اور لوگوں کو راہ خدا سے روکا۔ انکے اعمال اکارت ہو گئے

تفسیر۔ نزلت في اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله الذين ارتدوا بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وغصبوا اهلبيته حقهم وصدوا عن امير المومنين وعن ولاية الائمة عليهم السلام اضل اعمالهم اى ابطل ما كان تقدم منهم مع رسول الله صلى الله عليه وآله من الجهاد والنصرة۔

تفسیر قمی ابتدائے سورہ محمد صفحہ ۳۳۲

(ترجمہ) تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت جناب رسول خدا کے اُن اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بعد آنحضرتؐ کے مرتد ہو گئے تھے اور اُن کے اہلبیت کا حق غصب کر بیٹھے تھے الخ مقبول ترجمہ نوٹ نمبر ۱ صفحہ ۸۰۸ ؞

(۷) تمام امت میں سے پہلے مومنین اوّلین مہاجرین اور پھر انصار اور پھر تابعین کا رتبہ بلند ہے۔

قرآن۔ والسّٰبقون الاوّلون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسانٍ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ الخ پ ۱۱۔ رکوع ۲

مقبول ترجمہ۔ اور مہاجرین و انصار میں سے سب سے پہلے ایمان کیطرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی میں انکی پیروی کی۔ خدا تعالیٰ اُن سے راضی ہوگیا۔ اور وہ خدائے تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔ صـ ۳۲۲

تفسیر۔ بہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام کہ خدائے تعالیٰ نے مہاجرینؓ اوّلین کا ذکر بوجہ ان کی سبقت کے پہلے درجہ پر شروع فرمایا پھر ان کے بعد دوسرے درجہ پر انصارؓ کا ذکر کیا پھر تیسرے درجہ میں نیکی میں اتباع کرنیوالوں کا ذکر فرمایا۔ پس خدائے تعالیٰ نے ہر قوم کو اُن کے درجوں اور منزلوں میں رکھا۔ مقبول ترجمہ صـ ۳۲۲ حاشیہ نمبر ۳ تفسیر صافی زیر آیت مذکورہ اصول کافی کتاب الکفر والایمان باب السبق الی الایمان صـ ۳۸۴ ۔ حیات القلوب جلد ۲ باب ۵۷ صـ ۵۸۹ وغیرہم +

(۷) تمام امت میں سے ائمہ اہلبیت و شیعان علیؑ کا رتبہ بلند ہے۔

ابن شہر آشوب از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است کہ مائیم سابقون کہ پیشی گرفتہ ایم بر ہمہ امت در ہمہ کمالات۔ حیات القلوب جلد ۳ صـ ۱۱۳ +

کتاب عیون اخبار الرضا میں مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت والسّٰبقون السابقون اولئک المقربون میری شان میں نازل ہوئی ہے اور کتاب سلیم بن قیس ہلالی میں روایت ہے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے اور بوقت اتمام حجت جو مہاجرین و انصار پر کی گئیں جناب علی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں تم جانتے ہو یا نہ کہ جس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ والسّٰبقون السابقون اولئک المقربون تو رسول صلعم سے پوچھا گیا دونوں آیات کی تفسیر کی بابت تو آپ نے فرمایا کہ خدا فرستاد در شان پیغمبران و اوصیائے ایشاں پس من بہترین پیغمبران خدا و رسولان اویم۔ وعلی بن ابی طالب علیہ السلام وصی من بہترین اوصیائیست ہمہ گفتند بلے شنیدیم۔ حیات القلوب جلد ۳ صـ ۱۱۳

(۸) فضائل انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

شیخ طوسی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب تک انصار کے دو قبیلے اوس و خزرج مسلمان نہ ہوئے۔ مسلمانوں کی تلوار نیام سے نہ نکلی اور نہ نماز میں صف آرائی ہوئی۔ نہ معرکہ جنگ میں نہ اذان باواز بلند کہی گئی نہ قرآن میں خطاب یا ایھا الذین اٰمنوا نازل ہوا۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۰۹

جنگ احزاب کے موقعہ پر جب مہاجرین و انصار خندق کھود رہے تھے تو آنحضرت صلعم بہت خوش ہوئے اور ان کے حق میں دعا فرمائی اللھم اغفر الانصار والمھاجرین۔ تفسیر قمی زیر آیت اذجاءکم من فوقکم سورہ احزاب صفحہ ۵۲ نیز تفسیر صافی زیر آیۃ ماقاتلوا الا قلیلا سورہ احزاب صفحہ ۱۰۴ ✦

بشیر بن سلیمان (اولاد ابو ایوب انصاری رض) بردہ فروش کو امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا "تو فرزند انصاری و ولایت و محبت ما اہلبیت ہمیشہ درمیان شما بودہ است از زمان حضرت رسولؐ تا حال و پیوستہ محل اعتماد ما بودہ اید" حق الیقین۔ قصہ نرجس خاتون مطبوعہ ایران صفحہ ۱۲۴

سید ریاض علی صاحب ریاض فاضل شیعی مصنف کتاب الکرار ایک موقعہ پر لکھتے ہیں :-

(۸) ذمائم انصار

بعد وفات رسول صلعم ابو بکر رض تمام صحابہ کو اپنا وہ مشہور خطبہ سنا رہے تھے کہ اسی اثنا میں ... سے پہلے خود بخود انصار سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنانے کے لئے سقیفہ بنی ساعدہ میں لے گئے تاکہ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ پس انصار جمعیت کردند بر سعد بن عبادہ و اورا بہ سقیفہ بنی ساعدہ بردند کہ باو بیعت کنند۔ چوں ایں خبر بہ عمر رسید ابو بکر را خبر کرد و ہر دو بسرعت متوجہ سقیفہ شدند الخ حق الیقین صفحہ ۶۳ مطبوعہ ایران ✦

جب انصار نے ابو بکر کی بیعت کر لی تو رات کے وقت جناب علی علیہ السلام نے فاطمہ رض کو ایک گدھے پر سوار کیا۔ اور حسنین رض کو ساتھ لیا اور اہل بدر اور مہاجرین اور انصار میں سے ہر ایک کے گھر گئے اور اپنے حق امامت و خلافت کو یاد دلایا۔ اور ان سے امداد مانگی مگر انھوں نے قبول نہ کیا۔ حق الیقین صفحہ ۶۴

دوسری رات پھر اسی طرح سب اصحاب رسول کے دروازوں پر جا کر دستک دی مگر سوائے چار نفر کے کسی نے امداد کی حامی نہ بھری ✦ پس دراں شب باز حضرت امیر رض فاطمہ و حسن و حسین را از برائے اتمام حجت بخانہ

"علیؑ کی محبت کے لئے انصار خلافت کے پہلے دن سے بدنام تھے۔" الکرار صفحہ ۳۷ مطبوعہ نیارس

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ رحمکم اللہ یا معاشر الانصار نصرتی رجالکم ورغبت فی نسائکم۔ تفسیر قمی زیر آیہ وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی سورہ احزاب مطبوعہ ایران صفحہ ۳۰۵ +

ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا رحم کرے اے انصار و تمہارے مردوں نے ہماری نصرت کی اور تمہاری عورتوں نے میری طرف رغبت کی +

غزوۂ حنین کے دن نہایت نازک وقت میں جب انصار پروانہ وار آ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آ کر جان نثار ہونے لگے تو آپ نے فرمایا:۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الآن حمی الوطیس ونزل النصر من اللہ الخ تفسیر قمی صفحہ ۱۵۶ وتفسیر صافی زیر آیہ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم۔ ترجمہ۔ کہ اب میدان گرم ہوا ہے اور اللہ کی نصرت نازل ہو گئی

والذین تبوؤ الدار والایمان الخ جو ہجرت کرنے والوں کے پہلے سے دار ہجرت میں مقیم اور ایمان پر قائم ہیں اور جو انکی طرف ہجرت کر کے آئے انسے محبت رکھتے ہیں الخ۔ مقبول ترجمہ صفحہ ۲۸

جمیع اصحاب رسولؐ برد و از یشاں یاری طلبید بغیر آن چہار نفر اجابت نہ کردند۔ حق الیقین صفحہ ۶۴ و حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹۳ +

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ تحقیق انصار (راہ حق سے) کنارہ کش ہو گئے۔ اور اُن کا ایسا کرنا کسی خیر و مصلحت کی نیت سے نہ تھا وہ لگے سعد کی بیعت کرنے اور لگے شعر خوانی کرنے جیسے کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا ۔ یاسعد انت المرجا وشعرک المرجل وفحلک المرجم۔ فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹

آیۃ ظھر الفساد فی البر والبحر کی تفسیر میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔ قال ذاک واللہ حین قالت الانصار منا امیر کم ومنکم۔ فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۹ یعنے فرمایا کہ خدا کی قسم اس کا نظارہ اس وقت درپیش ہوا جب انصار نے کہا تھا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم (مہاجرین) میں سے +

حضرت رسولؐ جبسوئے باقی رحلت نمودہ کردند انصار آنچہ کردند از منع حقوق اہلبیت رسالت و ارادہ غصب حق ایشاں کہ حق تعالیٰ از برائے ایشاں مقرر فرمودہ بود و ایں سبب شد کہ منافقین دیگر غصب خلافت کردند۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۴۹

ترجمہ۔ جناب رسول صلعم فوت ہو گئے اور

تفسیر۔ والمراد بہم الانصار فانہم لزموا المدینۃ والایمان و تمکنوا فیہا۔ تفسیر صافی زیر آیۃ مذکورہ
اس سے مراد انصار ہیں۔ اور تحقیق انھوں نے لازم پکڑے رکھا مدینہ اور ایمان کو اور دونوں میں ثابت قدم رہے +

وصیت رسول صلعم بحق انصار:۔

پس کسے کہ والی امرے شود در میان مسلمانان باید کہ نیکو کار انصار را بنوازد واز بدکردار ایشاں عفو نمائد۔ حیات القلوب جلد۲ صہ ۶۵۲
و شیخ طوسی روایت کردہ است کہ حضرت رسول فرمود کہ بدرستیکہ انصار سپر من اند برائے دفع دشمنانِ من۔ پس عفو کنید و درگذرید از گناہان ایشاں و یاری کنید نکو کاران ایشان را۔

حیات القلوب جلد۲ صہ ۵۹ +

اور کیا انصار نے جو کچھ کیا۔ اہلبیت کرام کے حقوق کو روک دیا۔ اور اُن کے حق کو چھین لینے کا ارادہ کیا جو کہ خدا تعالےٰ نے ان کے واسطے مقرر فرمایا تھا۔ اور یہی باعث ہُوا کہ دوسرے منافقوں نے خلافت چھین لی +

نوٹ۔ ان تمام حوالوں سے مثل روز روشن ظاہر ہو گیا کہ سب سے پہلے خلافت لینے کا خیال رسول صلعم کے پیارے گروہ انصار کے دل میں پیدا ہُوا۔ نہ مہاجرین کے دل میں +

صحیفہ مشومہ۔ یعنے وہ عہد نامہ جو مہاجرین نے مخفی طور پر آنحضرت صلعم کی زندگی میں ہی ماہ محرم سنہ ہجری میں باتفاق رائے لکھا تھا جس کا کاتب سعد بن عاص اموی تھا۔ اور اس کا مدعا یہ تھا کہ آنحضرت صلعم نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا۔ اور خلافت کا اختیار امت کو سونپ دیا ہے کہ جسکی رائے اور خیر خواہی پر اتفاق کریں اسی کو خلیفہ بنایا جائے وغیرہ وغیرہ۔ یہ صحیفہ خانہ کعبہ میں حضرت عمرؓ کی خلافت تک مدفون رہا۔ اس میں انصار بھی شریک سازش تھے۔ اور اس کا ابتدا اس طرح پر ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اینست آنچہ اتفاق کردند برآن اشراف و روسائے امت محمدؐ رسولؐ خدا از مہاجران و انصار الخ
حیات القلوب جلد۲ صہ ۵۲۹ باب ۴۹ دربیان حجۃ الوداع

(۹) تعداد صحابہ مخلصین۔ بارہ ہزار

ابن بابویہ بسند حسن از حضرت صادق رح روایت کردہ است کہ اصحاب رسول خدا دوازدہ ہزار نفر بودند۔ ہشت ہزار نفر از مدینہ و دو ہزار از اہل مکہ و دو ہزار نفر از رہا و آزاد کردہا و یکے از ایشاں قدری نہ بودند کہ بجبر قائل باشند و مرجی نہ بودند کہ گویند ایمان ہمہ کس بیک قسم است و حروری نہ بودند کہ امیر المومنین را ناسزا گویند۔ و معتزلی نہ بودند کہ گویند خدا را در عمل بندہ ہیچ دخل نیست و در دین خدا خدا برائے خود سخن نہ مے گفتند و در شب و روز گریہ مے کردند و مے گفتند خداوندا روحہائے ما را قبض کن و پیش ازاں کہ خبر شہادت حضرت امام حسین را بشنویم۔ حیات القلوب جلد ۲ باب ۵۷ صفحہ ۵۸۸ +

ترجمہ۔ ابن بابویہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خدا کے اصحاب بارہ ہزار تھے۔ آٹھ ہزار تو مدینہ کے اور دو ہزار مکہ والوں میں سے۔ اور دو ہزار آزاد شدہ لوگ +

اور ان میں سے ایک بھی قدری نہ تھا۔ جو عقیدہ جبر کا قائل ہو اور مرجی بھی نہ تھے جو کہتے ہیں کہ سب لوگوں کا ایمان مساوی ہوتا ہے۔

(۹) تعداد صحابہ مخلصین۔

ایکسو چھبیس ۱۲۶۔ عدتہم مائیۃ و ستۃ و عشرون۔ کتاب کشکول علامہ حیدر علی فصل ۷۹ نسخہ قلمی موجودہ شاہی کتب خانہ کلکتہ +

بیس نفر۔ محقق ابن بابویہ نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے "در رسالہ لعقیہ کہ از مولفات اوست۔ زیادہ از بست کس صحابہ را تمام نہ بودہ" مجالس المومنین مجلس پنجم مطبوعہ ایران +

تیرہ۔ بسند معتبر از حضرت صادق و حضرت امام رضا روایت کردہ است کہ واجب است ولایت و محبت مومنانے کہ تغیر خلیفہ خدا و تبدیل دین خدا بعد از پیغمبر خود نہ کردند مانند سلمان فارسی و ابوذر غفاری و مقداد بن اسود کندی و عمار بن یاسر و جابر بن عبداللہ انصاری و غیرہم۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹۲

سات نفر۔ بسند معتبر از حضرت صادق رح روایت کردہ است کہ مردم ہلاک شدند بعد از حضرت رسول مگر سلمان و ابوذر و مقداد بعد ازاں ملحق شدند بایشان ابوساسان و عمار و شبیر و ابوعمرہ پس ہفت نفر شدند۔

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶ +

چار نفر۔ ابن بابویہ و شیخ مفید و دیگران

اور حروری نہ تھے جو کہ جناب علی علیہ السلام کو
بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اور معتزلہ بھی نہ تھے۔ جو
کہتے ہیں کہ خدا کو بندوں کے عمل میں کچھ بھی دخل
نہیں۔ اور دین خدا کے معاملہ میں اپنی رائے
کی بات نہ کہتے تھے۔ اور رات دن رویا کرتے
اور کہتے کہ خدایا پہلے اس کے کہ ہم حضرت
امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنیں
ہمارے روحوں کو قبض کر لینا ٭

بسندہائے معتبر بسیار روایت کردہ اند کہ
حضرت رسولؐ فرمود کہ حق تعالیٰ مرا امر کردہ است
بہ دوستی چہار کس از اصحاب من الخ
حیات القلوب جلد ۲ صـ ۵۹۱ و صـ ۵۹۲
تین نفر۔ وایضاً بسند حسنؓ از امام محمدؐ
باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ صحابہ بعد
از حضرت رسولؐ مرتد شدند مگر سہ نفر سلمان
و ابوذر و مقداد۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۴۳
صرف ایک صحابی۔ و شیخ کشی بہ سند
معتبر روایت کردہ است کہ ہیچ یک از صحابہ
نہ بود کہ بعد از حضرت رسولؐ حرکتے نہ کنند مگر
مقداد بن اسود بدرستیکہ دل او در تصلب
در حق مانند پارہ ہائے آہن بود۔
حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۴۳ ٭

(۱۰) فضائل بعض صحابہؓ مخلصین

(۱) مقداد۔ راسخ الایمان تھے۔ سلمان سے بھی
زیادہ۔ پس فرمود (امام محمد باقرؑ) کہ اگر کسے را
خواہی کہ ہیچ شک نہ کرد و شبہ او را عارض
نشد او مقداد است۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۴۳
منزلت مقداد بن اسود در ایں امت مانند
منزلت الف است در قرآن کہ صرف دیگر باں
نمے چسپد۔ ہمچنیں مقداد۔ دیگرے در کمال
باو ملحق نمے گردد۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۴۳

(۱۰) ذمائم بعض صحابہؓ مخلصین

(۱) مقداد۔ ضعیف الایمان۔ سلمانؓ سے کم درجہ
پر۔ و در کتاب اختصاص بسند معتبر از حضرت
صادقؑ روایت کردہ است کہ حضرت رسولؐ
فرمود کہ اے سلمان اگر عرض کنند علم ترا بر مقداد
ہر آئینہ کافرے شود۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۴۳
کلینی و دیگران بسند معتبر از حضرت صادقؑ
روایت کردہ اند کہ ایمان دہ درجہ دارد و مقداد
در درجہ ہشتم است و ابوذر در درجہ نہم۔ و

۲ - سلمانؓ فارسی

و در رجال کشی وغیر آن از حضرت صادقؑ
روایت کردہ اند کہ سلمان علم اول را و آخر را دریافت
داو دریائے بود از علم کہ آخر نمے شد علم او واز
ما اہلبیت است × × × × × × × ×
دانست علم بنی اسرائیل را و علم حضرت رسولؐ
را حضرت فرمود کہ نہ چنیں است بلکہ مراد انست
کہ علم پیغمبرؐ و علم امیر المومنین و غرائب امر پیغمبرؐ و
غرائب امر امیر المومنین را دانست -

حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۰۹

جناب علی علیہ السلام ابوذر کو فرمایا:-
اے ابوذر بدرستیکہ سلمانؓ درگاہ خدا
است در زمین ہر کہ اورا بشناسد مومن است
وہر کہ انکار نماید کافر است و بدرستیکہ سلمان از
ما اہلبیت است - حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۰۹

سلمان در درجہ دہم است - حیات القلوب جلد ۲ صـ ۵۹۵

(۲) سلمان نے امر ولایت جناب علیؑ میں شک کیا

بسند حسن از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
روایت کردہ است کہ صحابہؓ بعد از حضرت
رسولؐ مرتد شدند × × × × × × × × پس فرمود
کہ اگر کسے را خواہی کہ ہیچ شک نکرد و شبہ
اورا عارض نہ شد او مقداد است اما سلمان
در دل او عارض شد کہ نزد امیر المومنین اسم اعظم
الٰہی ہست اگر تکلم نماید باں ہر آئینہ زمین آں
منافقاں را فرو مے برد - پس چرا چنیں مظلوم
در دولت ایشاں ماندہ است چوں در خاطرش
گذشت گریبانش را گرفتہ وریسمانے در گلویش
کردند و پیچیدند تا آنکہ کندہ در حلقش بہم رسید
پس حضرت امیر المومنین براو گذشت و باو گفت
کہ اے ابو عبد اللہ (ایں کندہ گلوئے تو از آں
چیز یست کہ در خاطر تو خطور کرد) بیعت کن با
ابو بکر - پس سلمان بیعت کرد - حیات القلوب
جلد ۲ صـ ۶۲۳

رجال کشی مطبوعہ بمبئی صـ ۸

قول رسول خدا - اے مقدادؓ اگر عرض کنند
صبر ترا بر سلمانؓ ہر آئینہ کافر مے شود -

حیات القلوب جلد ۲ صـ ۶۰۰

(۳۳) صہیب رومی مولائے رسول صلعم عاشق

رسول و محب مخلص جناب امیرالمومنین علیہ السلام صہیب نے عالم پیری میں اپنے وطن کو چھوڑ دیا۔ اس طرح پر کہ ساری عمر کی کمائی میں سے سات ہزار درہم جو پاس تھے وہ بھی کفار کو دے آئے جب آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ مال دل کی رضامندی سے کفار کے حوالے کر آئے تھے تو عرض کیا :-

بحق آن خداوندے کہ ترا بحق فرستادہ است کہ اگر تمام دنیا طلائے سرخ بود و من مالک ہمہ مے بودم ہمہ را مے دادم بعوض یک نظر کہ بجمال تو بکنم و یک نظر کہ بجمال برادر و وصی تو علی بن ابی طالب مے اندازم پس حضرت رسول فرمود کہ عاجز گردانیدی خزینہ داران بہشت را از آنچہ احسان نمایند آں مالے را کہ حق تعالیٰ بتو کرامت فرمودہ است بعوض مالے کہ از تو رفتہ است باین اعتقاد حقے کہ ترا روزی شدہ است زیرا کہ احصا نمے تواند کرد مال ہائے ترا در بہشت کسے بغیر آن خداوندے کہ آنہا را آفریدہ است

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۹۵۸ ۔

قال علی بن الحسین وہو لا خیار من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ عدہم اہل مکتہ لیفتنوہم عن دینہم منہم بلال و صہیب

(۳۴) صہیب دشمن اہلبیتؑ اور ملعون تھا۔

(نعوذ باللہ)

وفی الحدیث بئس العبد صہیب کان یبکی علی رمع وعن صادقؑ ۔ رحم اللہ بلالاً کان یحبنا اہل البیتؑ لعن اللہ صہیباً فانہ کان یعادینا وفیہ ایضاً ان صہیباً و بلالاً کانا مولیین لرسول اللہ و قد ترک بلال الاذان بعد وفات رسول اللہ و صہیب کان موذناً بعمر بعد وفات رسول اللہ۔ مجمع البحرین زیر لفظ صہب مطبوعہ ایران ۱۱۹

ترجمہ۔ حدیث میں آیا ہے کہ صہیب بُرے آدمی تھے۔ رمع (عمر) پر روتے تھے۔ اور امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ خدا مغفرت کرے بلال کو کیونکہ وہ ہم اہلبیت کا محب تھا۔ اور لعنت کرے خدا صہیب پر کیونکہ وہ ہم سے عداوت رکھتا تھا۔ اور اسی حدیث میں آیا ہے کہ صہیب اور بلال دو غلام تھے رسول اللہ صلعم کے بلال نے بعد وفات آنحضرتؐ کے اذان کہنا ترک کر دیا تھا۔ اور صہیب عمر کا موذن تھا بعد وفات رسول صلعم کے +

کان صہیب عبد سوء یبکی علی عمر۔ رجال کشی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۶

ترجمہ۔ صہیب بُرے آدمی تھے۔ عمر پر رویا کرتے تھے +

وجناب و عمار بن یاسر الخ

تفسیر امام حسن عسکری زیر آیۃ و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔ برحاشیہ تفسیر قمی مطبوعہ ایران صـ ۲۴۳

(۴۴) عباس رضی اللہ عنہ۔ فضائل :-

(۱) عباس بن عبدالمطلب الہاشمی عم حضرت پیغمبر از جانب پدر است و از سادات صحابہ آنحضرت و اصحاب حضرت امیرالمومنین بودہ و بعد از حضرت ابی طالب تولیت سقایت حج مے نمودہ و حضرت پیغمبر او را گرامی داشتے و تعظیم و تبجیل او نمودے و فرمودے عباس بمنزلہ پدر من است و عباس در تخلف از بیعت ابی بکر با سائر بنی ہاشم موافقت نمودہ تابع رائے صواب نمائے حضرت امیرالمومنین بود۔ تا آنکہ بعد از پیغمبر بحضرت امیر گفت امدد یدک ابایعک لا یختلف فیک اثنان فقال لہ ہل یطمع فینا غیرنا فی ہذا الامر احد؟ اگر کسے را با ما در باب امر خلافت نزاعے بخاطر مے رسد۔ مجالس المومنین مجلس سیم صـ ۷۸ ترجمہ عباسؓ +

(ب) و ابن بابویہ بسند معتبر از حضرت امام رضاؑ روایت کردہ است کہ حضرت رسولؐ فرمود کہ بہترین برادران من علیؑ است و بہترین عموہائے من حمزہؓ است و عباسؓ

(۴۴) عباسؓ ذمائم :-

(۱) در کتاب کامل بہائی از حضرت امام محمد باقر روایت نمودہ کہ حضرت امیر در ایامیکہ خلافت در دست غاصبان بود۔ دائما گفتے۔ واللہ لو کان حمزۃؓ و جعفرؓ حیین ما طمع فیہا ابو بکر و لکن ابتلیت بجلفین جافیین عقیل و عباس۔ مجالس المومنین مجلس سویم صـ ۷۸ +

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب علیؑ جن دنوں کہ خلافت غاصبوں کے قبضہ میں تھی ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اگر حمزہ اور جعفر زندہ ہوتے۔ ابو بکر کو کبھی خلافت کا لالچ نہ ہوتا۔ لیکن میں تو عاجز ہو گیا۔ بباعث دو ذلیل و ڈرپوک شخصوں یعنے عقیل و عباس کے۔

(ب) روایت امام باقرؑ۔ فقال ابو جعفرؑ و من کان بقی من بنی ہاشم انما کان جعفر و حمزۃ فمضیا و بقی معہ رجلان ضعیفان۔ ذلیلان حدیثا عہد بالاسلام عباس و عقیل و کان من الطلقاء۔ کتاب الروضۃ فروع کافی صـ ۹۲ +

(ج) و کلینی بسند حسن روایت کردہ است

با پدرم از یک اصل برآمده است۔

حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۸۵

(ج) ابی الحسن (امام کاظم) علیہ السلام
قال جاء العباس الی امیر المومنین علیہ السلام
فقال انطلق نبائع لک الناس فقال امیر المومنین
انراہم فاعلین قال نعم قال فاین قولہ۔ الٓمّٓ
احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنّا وھم
لا یفتنون۔ تفسیر قمی۔ ابتدائے سورہ عنکبوت
صفحہ ۳۹۲ و تفسیر صافی زیر آیۃ مذکورہ صفحہ ۸۸ +

(د) حیدر علی آملی نے عباس کو حمزۃ رضی اللہ
عنہما کے ساتھ صحابہ مقبولیین میں شمار کیا ہے
جنکی تعریف میں لکھا ہے کہ وہ امام برحق کے
ساتھ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ اور احکام کے
پابند۔ اور حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام
وہی صحابۂ رسول کہلا سکتے ہیں۔ لم یطلبوا کریاستہ
الدنیا و دینۃ علے محمد و آلِ محمد صلوات اللہ علیہم
اجمعین۔ ولم یجعلوا الدنیا الاٰخرۃ وراء ظہورھم
ولم یلحقہم السب واللعن فی الدنیا علی اعمالہم
الذی اقدموا بعد النبی علیہم۔

کشکول فصل ذکر صحابہ صفحہ ۷۹ +

یعنے وہ طالب دنیا نہ تھے نہ انھوں نے آخرت
کی دولت کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ نہ انھوں نے
بعد وفات رسول صلعم ایسے اعمال کئے۔ جس کی

کہ سدیر از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام پرسید
کہ کجا بود عزت و شوکت و کثرت بنی ہاشم کہ
حضرت امیر المومنین بعد از حضرت رسالت از
ابوبکر و عمر و سائر منافقان مغلوب گردید حضرت
فرمود کہ از بنی ہاشم کے مانده بود۔ جعفر و حمزه
کہ در غایت ایمان و یقین و از سابقین اولین
بودند بعالم بقا رحلت کرده بودند و دو مرد ضعیف
الیقین ذلیل النفس بودند کہ تازه مسلمان شده
بودند (من الطلقا) عباس و عقیل و ایشان
را در جنگ بدر اسیر کردند و آزاد کردند و ایمان
چنیں قوتے نے وارد حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۸۶

(د) تا آنکہ عباس رض از پیش خود ارتکاب
تزویج او (ام کلثوم) نمود و جہت اطفائے
نائرہ فتنہ باں منافق ظاہر الاسلام (فاروق)
عقد نمود۔ و ظاہرا بواسطۂ ایں وکالت فضولی
و امثال آں حضرت امیرؑ عباس را مانند دیگر
یاراں فدائے خود راسخ در محبت و اخلاص نہ مے
دانست۔ مجالس المومنین مجلس سیوم صفحہ ۷۹

(ا) آیت من کان فی ھذہ اعمی وھو فی
الاٰخرۃ اعمی عباس کے حق میں نازل ہوئی
ہے۔ رجال کشی صفحہ ۳۶ +

وجہ سے مستحق سب ولعن ہوں +

(۵) عقیل وطالب برادران جناب علی علیہ السلام۔ فضائل :-

دونوں جناب علی علیہ السلام کے سگے بھائی ہیں۔

حیدر علی آملی نے عقیل وطالب کو صحابہ مقبولین میں شمار کیا ہے۔ جنکی تعریف میں لکھا ہے۔ لم ینقلبوا بعدہٗ ولم ینقضوا عہدہٗ ولم یحدثوا حادثۃ توجب الاختلاف بین الامۃ لاشہدوا بالزور علی نبیہم ولا کذبوا علی اللہ ورسولہ بل تمسکوا بالصحیفۃ الامام المفترض الطاعۃ وضبط الاحکام الخ کشکول فصل ذکر صحابہ رسولؐ ص۹ قلمی نسخہ +

عقیل کو ابو طالب بہت چاہتے تھے اور اسی بنا پر مروی ہے کہ جناب رسول صلعم بھی آپ کو دوچند چاہتے تھے۔ وکان ابوطالب یحبہ حبًا ولذا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لاحبک حبین حبًا لک وحبًا لحب ابی طالب۔ عمدۃ الطالب ص۱۵ +

طالب جناب علیؑ سے تیس سال بڑے تھے۔ اور ابو طالب کی کنیت انہی کی وجہ سے ہے۔

فیکون طالبًا اسن من علی بثلثین سنۃ

(۵) ذمائم عقیل وطالب

حضرت علیؑ عباس اور عقیل کو ہمیشہ جالفین (فرومایہ۔ ذلیل) اور جافین (ڈرپوک فرمایا کرتے تھے۔ مجالس المومنین ص۷۸ +

امام محمد باقر علیہ السلام دونوں کے حق میں فرمایا کرتے تھے۔ ضعیفان۔ ذلیلان۔ تازہ اسلام لائے ہوئے اور طلقا میں سے کتاب الروضۃ ص۹۲ +

جناب علی کی خلافت میں عقیل ناراض ہوکر امیر معاویہ کے پاس چلے گئے تھے اور جنگ صفین کے موقعہ پر امیر معاویہ کیطرف سے ہوکر لڑنے آئے تھے۔

وفارق اخاہ علیًا امیرالمومنین فی ایام خلافتہ وحرب الی معاویۃ وشہد صفین۔ عمدۃ الطالب مطبوعہ بمبئی ص۱۵

طالب جنگ بدر میں عباس وعقیل کے ساتھ کفار مکہ کی امداد میں اہل اسلام کے مقابلہ کے لئے آئے تھے۔

حیات القلوب جلد۲ ص۳۳۷ +

عمدۃ الطالب میں لکھا ہے کہ قریش طالب کو بدر میں آنے کے لئے مجبور کرکے لائے تھے۔ پس وہ مفقود الخبر ہو گئے۔ اور پھر

وبہ کان یکنی ابوہ۔ عمدة الطالب ص۱۴ +

(۷) عبداللہ و عبیداللہ ابنی عباسؓ

فضایل :-

عبداللہ ابن عباس بقول شوستری جناب علی علیہ السلام کے مرید خاص تھے اور علم تفسیر قرآن میں شاگرد با اختصاص وازجملہ علوم علم تفسیر قرآن است کہ تماماً از او (عبداللہ بن عباس) ماخوذ است و ابن عباس کہ اُستاد مفسرین است اکثر ایں علم از او ماخوذ است و ابن عباس از شاگردان او است۔ حق الیقین مجلسی دربیان علم آنحضرت ص۵۶ +

نیز جناب علیؑ کے نائب اور مشیر معتمد علیہ تھے۔ رجال کشی ص۳۴ +

دونوں بھائی بعد جناب علی علیہ السلام کے امام حسن علیہ السلام کے معتمد اور امیر افواج تھے +

علامہ حیدر علی آملی نے کشکول میں عبداللہ ابن عباس کو صحابہ مقبولین میں شمار کیا ہے

اُن کی کس کو خبر نہ ہوئی۔ اور کہا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے گھوڑے کو سمندر میں مجبوراً ڈال دیا۔ یہاں تک کہ غرق ہو گئے۔ اور ابو طالب کی کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی۔

عمدة الطالب ص۵!

(۷) عبداللہ و عبیداللہ پسران عباسؓ

ذمایم :-

(۱) امام باقرؑ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اللہ۔ فلاں شخص کے دونوں بیٹوں پر لعنت بھیج اور جس طرح ان کے دل اندھے ہیں اسی طرح ان کی آنکھوں کو بھی اندھا کردے اور ان کی آنکھوں کے اندھے پن کو دلیل بنا ان کے دل کے اندھے پن کی +

دونوں بیٹوں کی تشریح میں لکھا ہے کہ وہ عبداللہ بن عباس اور عبیداللہ بن عباس ہیں۔ اور عبداللہ نے امام حسن علیہ السلام کے ساتھ جدال کیا۔ اور دس ہزار درہم لے کر امیر معاویہ سے جا ملا۔ رجال کشی ص۳۵ مجالس المومنین ص۸۴ +

عبداللہ بن عباسؓ کو جناب علی علیہ السلام نے بصرہ کا گورنر بنایا تھا۔ بصرہ کے بیت المال کا سارا خزانہ جسکی مقدار دو لاکھ درہم تھی۔

عبیداللہ بن عباس از اشراف صحابہ پیغمبرو سادات اصحاب امیرالمومنین حیدر است۔ مجالس المومنین مجلس سیوم صـ۸۴

بلا اجازت جناب امیر علیہ السلام غبن کر کے بصرہ سے روانہ ہو کر مکہ میں چلے گئے اور جناب علیؑ کا ساتھ چھوڑ دیا۔

یہ ماجرا سنکر جناب علیؑ علیہ السلام کو ایسا صدمہ ہوا کہ مجلس عام میں منبر پر چڑھے اور رو رو کر فرمایا یہ رسول صلعم کے چچے کے صاحبزادے ہیں۔ باوجود این ہمہ علم و منزلت اس قسم کے ارتکاب سے نہ چوکے۔ جب ان کا یہ حال ہے تو اوروں کا کیا ذکر۔ اے اللہ وہ مجھ سے تنگ آگئے مجھ کو ان سے نجات دے کر راحت بخش اور میری جان قبض کر لے قبل اس کے کہ میں عاجز اور ملول ہو کر مروں۔ اس غبن کے متعلق جناب علیؑ اور ابن عباسؓ کے درمیان بہت سی خط و کتابت بھی ہوئی۔ جنکی تفصیل رجال کشی میں ہے۔ دیکھو رجال کشی صـ۴۱ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ۔

و آخر عبیداللہ با ہمہ نسبت و قرابت کہ با خاندان نبوت و طہارت داشت بواسطۂ طمع زخارف دون دنیا پردۂ حیا از میان برداشت و علم بیوفائی امیرالمومنین حسنؑ برافراشت۔

مجالس المومنین مجلس سیوم صـ۸۴

(۷) سعد بن عبادہ و قیس بن سعد بن عبادہ۔ فضائل :-

سعد بن عبادہ انصاری کو حید علی آملی نے صحابہ مقبولین میں شمار کیا ہے۔ دیکھو کشکول فصل ذکر صحابہ۔ قیس بن سعد بن عبادہ بھی مثل عبید اللہ بن عباس کے امام حسنؑ کے امیر لشکر تھے۔ دونوں کو امیر معاویہ کے مقابلہ کیلئے تیار کیا گیا۔ قرارداد یہ ہوں کہ جب عبید اللہ پر کوئی مصیبت آجائے تو قیس امیر لشکر ہوں۔ ناگاہ میدان جنگ سے امام حسنؑ کو قیس کا خط آیا۔ بدیں مضمون۔ کہ ہمارے اور معاویہ کے لشکر بالمقابل ہوئے۔ معاویہ نے عبید اللہ کو لکھا اور اپنی متابعت کی ترغیب دی اور وعدہ کیا کہ لاکھ درہم اس کو دیگا۔ نصف فی الحال اور نصف بوقت دخول کوفہ۔ و عبید اللہ باین فریفتہ شدہ۔ در تیم شب بے خبر کوچ نمودہ با خواص خود بہ معویہ ملحق شد۔ الخ مجالس المومنین مجلس سوم صفحہ ۸۴ +

(۷) سعد بن عبادہ و قیس بن سعد بن عبادہ۔ ذمائم :-

بعد وفات رسول صلعم لوگ پھر جاہلیت کیطرف مائل ہو گئے اور انصار بھی کنارہ کش ہو گئے۔ اور کسی بھلائی کے لئے علیحدہ نہیں ہوئے۔ سعد کی بیعت پر جھک پڑے۔ اور جاہلیت کے دستور کے مطابق شعر پڑھنے لگے ؎ یا سعد انت المرجا و شعرک المرجل و فحلک المرجم۔ کتاب الروضہ فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹

عبید اللہ بن عباس کے چلے جانے کے بعد قیس بن سعد خود امیر لشکر بنا۔ اور ارباب کفر و عناد کے مقابلہ میں کمال اخلاص و وداد سے کوشاں تھا لیکن جب امام حسنؑ نے خلافت معاویہ کو دیدی تو قیس اس سے سخت آزردہ ہوا اور جوش ہمدردی میں امامؑ کو گستاخانہ کلمات کہے اور لشکر امام سے علیحدہ ہو کر چلا گیا۔ اور مدینہ میں سکونت اختیار کر کے عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اور سنہ ۶۰ھ میں فوت ہو گیا۔

مجالس المومنین مجلس سیوم صفحہ ۱۰۳

(۸) اسامہ بن زید بن حارث فضائل :-

آنحضرت صلعم کے گرامی قدر صحابہ میں سے تھے کئی دفعہ امیر لشکر بنائے گئے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے اپنی وفات سے پہلے بھی ان کو امیر لشکر بنایا تھا

حیات القلوب جلد ۲ باب ۴۰ صفحہ ۴۱۶ و باب ۶۳ صفحہ ۶۴۵ +

(۸) اسامہ بن زید۔ ذمائم :-

معاویہ کے مقابلہ میں جناب علی علیہ السلام کے ساتھ حق وفاداری و جان نثاری ادا نہ کیا۔ باعث ایک عذر کے کہ کسی کلمہ گو سے لڑائی نہیں کرنا ہے :-

حیدرآبادی ترجمہ قرآن مجید اور تفسیری نوٹ

مولانا میر محمد سعید صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ نے مکمل ترجمۃ القرآن شائع کیا ہے جو حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کے درس سے ماخوذ ہے اور اخیر میں تفسیری نوٹ دیئے ہیں جو آپ سے سبقاً پڑھ کر لکھے گئے ہیں۔ آپ کے درس کے نوٹوں اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تحریروں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ہمارے احباب جب تک ترقی اسلام کیطرف سے مکمل ترجمہ قرآن شریف شائع نہیں ہوتا۔ اور انھیں مکمل ترجمہ قرآن کیضرورت کی وجہ سے دوسرے مترجم قرآن خریدنے پڑتے ہیں یہ احمدی ترجمہ و تفسیر قرآن خریدیں۔

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان سے مل سکتا ہے ✤

مباحثہ امرت سر

جو تحریری مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل و مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کے مابین بمقام امرت سر ہوا ہے وہ چھپ کر شائع ہو گیا ہے ناظرین کرام سکرٹری انجمن احمدیہ امرت سر کے نام ۲/. کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں ✤

اسلام اور دیگر مذاہب

مارچ - اپریل کے رسالہ ریویو میں حضرت خلیفہ ثانی کا جو مضمون چھپا ہے وہ الگ بھی چھپایا گیا ہے۔ احباب کرام منگوا کر تقسیم کریں کہ وہ اپنے معارف کے لحاظ سے اسلام کی فلاسفی کا حصہ دوم ہے ✤

تشحیذ کی امداد

احباب نے تشحیذ کیطرف وہ توجہ نہیں کی جس کا وہ باعتبار اپنے مضامین کے مستحق ہے یہ دوبارہ اپیل کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اجر دے گا ✤